سوال

(88) نبی ﷺ کے نور کے متعلق احادیث

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

اس حدیث کے بارے میں بتائیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالی نے اپنے نبی کا نور پیدا فرمایا، کیا یہ صحیح ہے ، فضل اللہ (21 : شوال 1414ھ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مذکورہ حدیث اور اس جیسی یہ حدیث ، سب سے پہلے اللہ تعالی نے محمد ﷺ کا نور پیدا فرمایا، اور یہ حدیث ، ''میں عرب بلاعین ہوں یعنی ''رب'' اور احمد بلا میم ہوں یعنی ''احد'' بلا شک باطل ہیں جسے بے دینوں نے وضع کیا ہے تا کہ مسلمانوں کو صحیح دین سے روکیں جیسے کہ آپ دیکھ سکتے ہیں فتاوی اللجنہ الدائمۃ (1 307-310)۔

ہم نے یہ روایتیںموضوعات کی کتب کے علاوہ کہیں نہیں دیکھیں اور صحیح حدیث اس کی تردید کرتی ہے جسے نکالا ابو یعلی نے (1 126) اور بیہقی نے (ص :271) میں اور ترمذی نے (2 38) میں اور مشکوۃ (1 27) میں سب سے پہلے اللہ تعالی نے قلم کو پیدا فرمایا۔ اور اسے وہ سب کچھ لکھ لینے کا حکم دیا جو ہونے والا تھا۔

اور صحیحہ رقم :133 1 207) میں ذکر کر کے فرمایا ہے کہ حدیث میں اشارہ ہے اس کی طرف جو لوگ نقل کرتے پھرتے ہیں یہاں تک کے یہ لوگوں کے دلوں میں واسخ عقیدہ بن گیا ہے ، اور وہ کہ کہ نور محمدی وہ ہے جسے اللہ تعالی نے سب سے پہلے تخلیق فرمایا ، اور اس کی صحت کی کوئی بنیاد نہیں اور عبد الرزاق والی سند غیر معروف ہے اس پر شاید ہم الا حادیث الضعیفہ میں الگ کام کریں گے انشاء اللہ۔

اور مرقاۃ (1 166) میں جو ذکر ہے کہ اول حقیقی نور محمدی ہے جیسے کہ میں ''المورد للمولد'' میں تحقیق کر چکا ہوں اور اسی طرح (1 167) میں بھی ذکر ہے۔

تو میں کہتا ہوں ، ''کہ صاحب المرقاۃ غث وسمین کو جمع کرنے والے ہیں انہوں نے مرقاۃ میں الاحادیث الواھیہ جمع کر رکھی ہیں جیسے حدیث :

«اول ما خلق اللہ العقل'' اور ''اول ما خلق اللہ روحی'' اور ''ما خلق اللہ نوری»

لیکن ان کے مخارج ذکر نہیں کرتے اور نہ ہی ان کی سندوں کی صحت ، وہ ہمیں تقلید جامد کی دعوت دیتے ہیں ہم ان کی سیڑھی (مرقاۃ) سے دھوکہ نہیں کھائیں گے کیونکہ یہ آگ کی طرف جانے والی سیڑھی ہے ، تو اگر تمھیں یہ حدیثیں پیش کرے تو ان سے صحیح سند طلب کریں ۔ واللہ عزوجل التوفیق۔

محمد طاہر پٹنی نے ''تذکرۃ الموضوعات ص : (86) میں اسے موضوع کہا ہے، امام ابن تیمیہ نے بھی اسے موضوع کہا ہے، کشف الثقاء (1 205) میں ہے امام ابن تیمیہ نے کہا ''یہ موضوع ہے''۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص187

محدث فتویٰ